اسلامی نظریہ حیات کی نمایاں خصوصیات

نظریہ حیات:

نظریہ حیات سے مراد ایک ضابطہ حیات جو زندگی کے ہر معاملے میں فکر و عمل کی رہنمائی کر سکے۔ نظریہ حیات ایسے اصولوں اور فلسفوں پر مشتمل ہوتا ہے جو زندگی کے ہر معاملے میں رہنمائی کرتے ہیں خواہ وہ انفرادی ہو، معاشی ہو، تمدنی ہو، انفرادی ہو یا اجتماعی وہ زندگی کے ہر پہلو کے متعلق ہدایت و رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

اسلامی نظریہ حیات:

اسلامی نظریہ حیات دو پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ ایک طرف تو اسلام ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ اس کائنات کا مالک و خالق کون ہے۔ انسان کی اس کائنات میں حیثیت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو کیوں بھیجا اور انسان کے مرنے کے بعد اس کا کیا ہوگا۔ تو دوسری طرف اسلام ہمیں اس دنیا میں زندگی گزارنے کا ضابطہ اور طریقہ حیات واضح کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جب انسان کو پیدا کیا تو صرف اس کی مادی و جسمانی ضروریات کا خیال نہیں رکھا بلکہ اس کی روحانی تربیت کیلئے اور اس دنیا میں زندگی گزارنے کا طریقہ اور مقصد بھی واضح کیا۔ تاکہ انسان اللہ کے قانون کے مطابق زندگی بسر کرے اور دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی کامیابی حاصل کرے۔ لہٰذا ~~اسلام~~ عقائد اور ضابطہ عمل کے مجموعے کو اسلامی نظریہ حیات کہا جاتا ہے۔

علامہ اقبال کے نزدیک

"اسلام ایک نظریہ حیات ہے جو زندگی و آخرت کے متعلق رہنمائی فراہم کرتا ہے"

اسلام کی بے شمار نمایاں خصوصیات ہیں جو اسے باقی مذاہب اور باقی ضابطہ عمل سے نمایاں کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام آج بھی دنیا کا سب سے زیادہ مقبول اور تیزی سے پھیلنے والا مذہب ہے۔ اس کی چند نمایاں خصوصیات کا ذکر درج ذیل ہے۔

الہامی نظریہ حیات:

اسلام ایک ایسا نظریہ حیات پیش کرتا ہے جو انسان کی کوششوں کا نتیجہ نہیں بلکہ اس کو خالق کائنات نے نازل کیا ہے۔ اسلام وہ ضابطہ حیات پیش کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر نازل کیا اور آپ ﷺ نے اس کو اپنی زندگی میں اپنا کر باقی مسلمانوں

کیلئے ایک نمونہ پیش کیا۔
آج کل باقی مذاہب بھی اپنے الہامی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن وہ مذاہب جب اپنے دور میں تھے تو ان میں سے بعض کے پیشواؤں نے تو اس میں خود ہی تبدیلیاں کر دیں۔ اور بعض مذاہب اتنے پرانے ہیں کہ اس وقت ان ہدایات کو محفوظ کرنے کا کوئی واضح نظام نہیں تھا۔
لیکن اسلام وہ واحد الہامی دین ہے جو چودہ سال بعد بھی اپنی ویسی ہی اصل حالت میں موجود جیسے آج سے چودہ سو سال پہلے حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا تھا۔
اللہ ارشاد ربانی ہے۔

اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایتہ ویزکیھم ۔۔۔

"ہم نے مومنین پر احسان کیا کہ انہی میں سے نبی کو مبعوث فرمایا جو انہیں آیات پڑھ کر سناتا ہے ۔ ان کا تزکیہ کرتا ہے۔ ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے"
(القرآن)

اس آیات پر غور کیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ہدایات آپ ﷺ کے ذریعے مسلمانوں تک پہنچائی اور یہ مومنین پر اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا احسان فرمایا ہے کہ انہیں اسلام کی شکل میں ایک نظریہ حیات مقرر فرمایا تاکہ وہ اپنی دنیا و آخرت دونوں میں کامیاب ہو سکیں۔

مکمل ضابطہ حیات:
اسلام ایک الہامی دین ہے جو زندگی کے ہر معاملے میں مسلمانوں کی راہنمائی فرماتا ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ خواہ انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی زندگی، معاشرتی زندگی ہو یا سیاسی زندگی، معاشی زندگی ہو یا عدالتی زندگی، ملکی معاملات ہوں یا بین الاقوامی معاملات۔ اسلام ہمیں ہر زندگی کے معاملے میں مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے

ارشاد ربانی ہے

"ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطن"
"اے ایمان والو! اسلام میں پوری طرح داخل ہو جاؤ اور شیطان کی طرح نہ ہو جاؤ"

عبداللہ عبداللہ ۲۰۲۱ء

اسلام چونکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس لیے اسلام ہمیں زندگی گزارنے کا طریقہ بتاتا ہے اور انسان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اللہ کے حوالے خود کو سپرد کر دے اور اپنی نفس کی پیروی نہ کرے کیونکہ شیطان نے بھی اللہ کے حکم کو ماننے سے انکار کیا اور اپنے نفس کی پیروی کر کے جہنم کا سزاوار بن گیا۔

اگر باقی مذاہب کی طرف دیکھیں تو ہمیں کوئی بھی مکمل ضابطہ حیات پیش نہیں کرتا۔ بعض مذاہب صرف ہمیں انفرادی یا نجی زندگی کے متعلق کچھ ہدایات دیتے ہیں اجتماعی زندگی کے متعلق کوئی رہنمائی فراہم نہیں کرتے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ انسان اپنی محدود عقل کو استعمال کرتے ہوئے یا دوسرے انسانوں کو دیکھتے ہوئے ویسی ہی زندگی بسر کرنے کی کوشش کرتا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ اپنی زندگی سے بیزار اور اکتایا ہوا دکھائی دیتا ہے۔
اس کے برعکس اسلام ہمیں ایک مکمل ضابطہ حیات پیش کرتا ہے جس پر عمل کر کے انسان دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

دین و دنیا کی وحدت:

اسلام وہ واحد دین ہے جو دنیا اور دین دونوں کے درمیان رابطہ اور توازن قائم کرتا ہے اور اپنے پیروکاروں کو تلقین کرتا ہے کہ وہ یہ نہ ہو کہ صرف دین کی طرف مائل ہوں اور دنیا کو نظر انداز کر دیں۔ اسلام ترکِ دنیا سے منع کرتا ہے۔ اور دین و دنیا کو یکجا کرتا ہے۔
ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

لا رہبانیۃ فی الاسلام

"اسلام میں ترکِ دنیا کا کوئی مقام نہیں"۔ (الحدیث)

اسلام ہمیں ترکِ دنیا سے اجتناب کرنے کو کہتا ہے اور انسان کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ اپنی دنیا کے معاملات اسلام کے مطابق بسر کرے۔
اس لیے ہمیں یہ دعا سکھائی گئی۔

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ وقنا عذاب النار

"اے اللہ ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما"
(سورۃ البقرہ)

ان سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو نہ صرف آخرت کے متعلق ہدایت نہیں کی بلکہ آخرت کے ساتھ ساتھ دنیا کے معاملات میں بھی بھلائی اختیار کرنے کا حکم دیا۔

مکمل توازن :

ان درج بالا بحث سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں مکمل توازن قائم کیا گیا ہے۔ کیونکہ اسلام ایک ایسا دین ہے جو مکمل توازن پر قائم ہے۔ اسلام نہ صرف دین بلکہ دنیا کے معاملات کے متعلق رہنمائی فراہم کرتا ہے۔
حدیث نبوی ﷺ میں ارشاد ہے۔

"میں سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں۔ روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا۔ عائلی زندگی بھی گزارتا ہوں۔ اللہ سے ڈرو۔ تمہارے نفس کا تم پر حق ہے۔ تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے۔ تمہارے رشتے داروں کا تم پر حق ہے۔ تمہارے مہمانوں کا تم پر حق ہے۔ ہر حق اسکے حقدار کو ادا کرو۔ نماز بھی پڑھو، سویا بھی کرو، روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو۔"

آپ ﷺ کے ارشاد سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اسلام ہمیں ایک مکمل توازن میں زندگی گزارنے کا حکم دیتا ہے۔ اسلام میں دنیا کے معاملات کو اسلام کے ہدایت کے مطابق ادا کرنے کو بھی عبادت کا درجہ دیا گیا ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

"حلال رزق کمانے والا اللہ کا دوست ہے۔"

(الحدیث)

"حلال رزق عین عبادت ہے۔"

(الحدیث)

اسلام ہمیں ہر معاملے میں رہنمائی فرماتا ہے۔ اسلام کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرکے ہم دین دنیا اور آخرت دونوں میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر ہم دیگر مذاہب کی طرف دیکھیں تو اس میں ہمیں زندگی اور دنیا کے معاملات میں کوئی خاص ہدایت نہیں ملتی۔ چونکہ اسلام ایک عالمگیر دین ہے کہ جو تمام زمین پر موجود ہر انسان کیلئے ہدایت فراہم کرتا ہے۔

انفرادیت یا اجتماعیت

اسلام ایک ایسا دین ہے جو انفرادی اور اجتماعی زندگی دونوں میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام ہر انسان کو اس کے اعمال کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔ اس کے اچھے یا برے اعمال کا بوجھ دوسرے انسان پر نہیں ڈالتا۔ ہر انسان کو اس کے اپنے اعمال کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔

کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ

"تم میں ایک چرواہا ہے اور اس سے اس کے گلے کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔"

(الحدیث)

دوسری طرف اسلام انسان پر اجتماعی ذمہ داری بھی عائد کرتا ہے اسلام انسان پر معاشرتی و معاشی ذمہ داری کے ساتھ ساتھ اجتماعی ذمہ داری بھی عائد کرتا ہے۔
آپ نے فرمایا۔

مفہوم۔ "وہ مسلمان نہیں جو خود تو پیٹ بھر کر کھائے لیکن اس کا ہمسایہ بھوکا سو رہا ہے"۔
آپ نے مسلمانوں کو ایک جسم کی مانند قرار دے دیا۔ آپ نے فرمایا تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اسلام میں سب انسان برابر ہیں کسی کو کسی انسان پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقوی کے۔
لہذا اس سے ثابت ہوا کہ اسلام میں انفرادیت بھی ہے اجتماعیت بھی۔

اسلام ایک عالمگیر دین:

اسلام ایک عالمگیر دین ہے۔ اس میں کسی کو کسی دوسرے انسان پر کوئی فضیلت نہیں۔ تمام انسان آپس میں برابر ہیں۔
اسلام دین سب کیلئے یکساں ہیں۔ اسلام میں گورے کو کالے یا کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں۔ تمام انسان برابر اور احترام کے لائق ہیں۔
ارشاد الہی ہے۔

ان الدین عند اللہ الاسلام

"دین تو اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے" (القرآن)

ارشادِ نبوی ﷺ ہے۔

"تمام انسان برابر ہیں کسی گورے کو کسی کالے پر، کسی کالے کو کسی گورے پر، کسی عجمی کو کسی عربی، کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں سوائے تقویٰ کے"۔

(خطبہ حجۃ الوداع)

لہٰذا آپ ﷺ کے قولِ مبارک سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں کسی قسم کی کوئی نسل پرستی وغیرہ موجود نہیں۔ اسلام قیامت تک کے انسانوں کیلئے یکساں مفید اور قابلِ عمل۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔ "تم آخری امت ہو"

(یعنی اسلام کے سوا کوئی ایسا مذہب یا دین نہیں جو تمام انسان کیلئے یکساں قابلِ عمل۔ اسلام ہر انسان کیلئے قابلِ عمل اور قابلِ فہم ہے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

حاصلِ بحث:

اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اسلام سب نمایاں دین ہے اسلام ایک سادہ اور قابلِ فہم دین ہے اسلام میں کسی قسم کا کوئی امتیاز نہیں۔ سب انسان برابر اور یکساں ہیں۔ اسلام دنیا میں تیزی سے پھیلا جانے والا دین ہے۔ لہٰذا اسلام ہی وہ واحد دین ہے جس پر عمل کر کے نہ صرف دنیا بلکہ آخرت میں بھی کامیاب ہوا جا سکتا ہے۔